سلام

یہ پکاری زینب خستہ تن
میرا لٹ گیا ہے بھرا چمن

یہ نہ پوچھو کیا کیا گزر گیا
وہ ستم جو ہم پہ اتر گیا

میرا بھائی مجھ سے بچھڑ گیا

میں بھلاؤں کیسے وہ تشنگی
وہ نبی کی آل کی بےبسی

وہ علی کے لال کی بیکسی

دو پسر بھی میں نے فدا کیئے
کہ حسین آقا میرے جیئے

یہ صبر کے گھونٹ بھی پی لیئے

وہ نظارہ میری نظر میں ہے
میں نے دیکھا رن میں جو آنکھ سے

دل فاطمہ تھا چھری تلے

بے ردا میں اونٹ پہ جب چلی
بے کفن حسین کی لاش تھی

میں کفن بھی اُسکو نہ دے سکی

کیوں جگر نہ میرا نکل پڑے
جو سکینہ پوچھتی ہے مجھے

میرے بابا جان کدھر گئے

اے جمالیؔ مولیٰ یہ سیف دیں
ہیں غمِ حسین میں جو حزیں

تا ابد رہیں یہ مہِ مبیں